Date:22-7-2016

یہود ونصاری جھنمی ہیں

الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

الاستفتاء: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا تمام کفار جہنم میں جائیں گےاور کیا موجودہ یہود ونصاری کافر ہیں ؟اور دوسرا سوال یہ ہے کہ ان کفار کے بارے میں کیا حکم ہے جن تک اسلام کا پیغام تو پہنچا ہے مگر اسلام ایک اچھا مذہب ہونے کے طور پر نہیں پہنچا بلکہ ان تک یہ پہنچا کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس میں دہشت گردی سکھائی جاتی ہے اگر ایسے کفار اسلام قبول نہ کریں تو کیا یہ نجات پائیں گے یا نہیں اور فیصل التفرقہ سے اس پر استدلال کرنا صحیح ہے۔

سائل: خالد یوکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق والصواب

ہماری تمام کتبِ عقائد اور تمام علماءِ امت اس بات پر متفق ہیں کہ اگر کوئی کافر یا کفار کفر ہی پر مر جائیں تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں جائیں گے کیونکہ کسی کفر کی مغفرت نہ ہو گی، کفر کے علاوہ باقی سب گناہ اللہ عزوجل کی مشیت پر ہیں، جسے چاہے بخش دے۔جو کسی کافر کے لیے اُس کے مرنے کے بعد اس کو جنتی کہے، وہ خود کافر ہے اور موجودہ یہود ونصاری ضرور کافر ہیں اور اگر اسلام قبول نہ کیا اور مر گئے تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں جائیں گے۔ کیونکہ ان کو ہر طرح سے میڈیا اور دوسرے ذرائع سے اسلام کا پیغام پہنچ چکا ہے۔اگرچہ میڈیا کے ذریعے جھوٹی اخبار فاسدہ بھی ان تک پہنچ رہی ہیں ان کی وجہ سے ان سے اسلام لانا ساقط نہ ہو جائے۔

جو کافر کفر پر ہی مر گئے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں جائیں گے۔اے پیارے مسلمان بھائی تمہارا رب کریم قرآن پاک میں خود فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ مَاتُوۡا وَ ھُمۡ کُفَّارٌ فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡ اَحَدِھِمۡ مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ ذَھَبًا وَّلَوِ افۡتَدٰی بِہٖ ؕ اُولٰٓئِکَ لَھُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ وَّ مَا لَھُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ: وہ جو کافر ہوئے اور کافر ہی مرے ان میں کسی سے زمین بھر سونا ہر گز قبول نہ کیا جائے گا اگرچہ اپنی خلاصی کو دے ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی یار [مددگار] نہیں۔

[آلِ عمران:۹۱]

اور مزید فرماتا ہے: اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَوۡ اَنَّ لَهُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا وَّ مِثۡلَهٗ مَعَهٗ لِیَفۡتَدُوۡا بِهٖ مِنۡ عَذَابِ یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنۡهُمۡ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ:

بے شک وہ جو کافر ہوئے جو کچھ زمین میں سب اور اس کی برابر اور ، اگر انکی مِلک ہو کہ اسے دے کر قیامت کے عذاب سے اپنی جان چھڑائیں تو ان سے نہ لیا جائے گا اور ان کے لئے دُکھ کا عذاب ہے[المائدہ:۳۶]

تفسیر قرآن خزائن العرفان میں ہے یعنی کُفّار کے لئے عذاب لازم ہے اور اس سے رہائی پانے کی کوئی سبیل نہیں۔

اور اللہ عزوجل فرماتا ہے سب کافروں کے بارے میں حکم سناتا ہے۔وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِیۡمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِیۡمٌۢ بِمَا کَانُوۡا یَکۡفُرُوۡنَ :اور کافروں کے لئے پینے کو کھولتا پانی اور دردناک عذاب جہنم ہے بدلہ ان کے کفر کا۔[یونس:۴]

ان تمام آیات سے واضح کہ تمام کفار جہنم میں جائیں گے اور کسی کفر کی مغفرت نہ ہوگی جیساکہ اللہ عزوجل واضح طور پر خود فرماتا ہے۔اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِهٖ وَ یَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے[النساء:۴]

یہ بھی واضح رہے کہ یہاں شرک سے مراد مطلق کفر ہے۔ جیساکہ تفاسیر میں موجود ہے۔ تفسیر روح البیان میں ہے۔
لا يغفر الكفر ممن اتصف به بلا توبة وإيمان؛ لأنّ الحكمة التشريعية مقتضية لسدّ باب الكفر وجواز مغفرته بلا إيمان مما يؤدي إلى فتحه فمن لم يكن له إيمان لم يغفر له شيء من الكفر والمعاصي۔
یعنی اللہ تعالیٰ کسی کفر کو معاف نہ فرمائے گا کیونکہ شرع کی حکمت یہ ہے کہ کفر کے دروازے کو بند کیا جائے اگر کفر کی مغفرت جائز و ممکن ہو تو یہ کفر کے دروازے کو کھولنا ہے تو جو مومن نہیں اس کا کفر بالکل معاف نہیں ہوگا۔
[تفسیر روح البیان، ج ۲، ص ۲۱۸]

تفسیر روح المعانی میں اس جگہ لکھا ہے۔
والشرک يكون بمعنى اعتقاد أنّ لله تعالى شأنه شريكاً إما في الألوهية أو في الربوبية ، وبمعنى الكفر مطلقاً وهو المراد هنا۔شرک سے مراد مطلق کفر بھی ہوتا ہے اور یہاں یہی مراد ہے۔
[روح المعاني ج۵ ص۶۸]

عمدۃ القاری میں ہے کہ "المراد بالشرک في هذه الآية الكفر؛ لأنّ من جحد نبوة محمد صلى الله عليه وسلم مثلاً كان كافراً ولو لم يجعل مع الله إلهاً آخر والمغفرة منتفية عنه بلا خلاف
"اس آیت میں شرک سے مراد مطلق کفر ہے کیونکہ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا انکار کیا وہ کافر

ہے اگرچہ وہ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو مستحق عبادت نہ مانتا ہو۔ایسے کافر کی مغفرت بالکل نہیں ہو گی اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔

[عمدة القاری شرح صحيح البخاري ج ۱ ص ۳۰۵]

مسلمانوں کی بڑی معتبر عقائد پر مشتمل کتاب شرح عقائد نسفیہ مع حاشیہ عصام الدین میں ہے۔

الشرک بالله المراد مطلق الكفر وإلاّ لورد أنواع الكفر غيره۔شرک باللہ سے مراد مطلق کفر ہے۔

[شرح العقائد النسفية ص ۱۰۷۔۱۰۸ مع حاشية عصام الدين ج ۲، ص ۲۱۸]

اور بہار شریعت میں ہے کہ مسلمان کو مسلمان، کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین سے ہے، اگرچہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان یا معاذاللہ کفر پر ہوا، تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیلِ شرعی سے ثابت نہ ہو، مگر اس سے یہ نہ ہو گا کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کُفر میں شک کیا جائے، کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے۔[بہار شریعت حصہ ا ص۱۸۵]

موجودہ یہودونصاری کافرہیں:

اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ موجودہ یہودونصاری کافر ہیں۔ کیونکہ موجودہ یہود حضرت عزیر علیہ السلام کو اور موجودہ نصاری حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ سبحانہ وتعالی کا بیٹا قرار دیتے اور موجودہ نصاری تثلیث Trinity کے قائل ہیں جو صریح کفر ہے اور مزید یہ کہ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کرنا کفرِ صریح ہے اور ان پر ایمان لانا ہر یہودی و نصرانی پر فرض اعظم ہے۔

میرے پیارے بھائی تیرا رب خود قرآن میں ارشاد فرماتا ہے۔ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وّٰحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ : بے شک کافر ہیں وہ جو [تثلیث Trinity کے قائل ہیں اور] کہتے ہیں اللہ تین خداؤں میں کا تیسرا ہے اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے تو جو ان میں کافر مریں گے [اور مسلمان نہ ہوئے] ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔[المائدہ:۷۳]

اور اللہ تعالی فرماتا ہے۔ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُۨ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِــــُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ڗ اَنّٰى

يُؤْفَكُوْنَ :اور یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی بولے مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں اگلے کافروں کی سی بات بناتے [کرتے] ہیں اللہ انہیں مارے، کہاں اوندھے جاتے ہیں۔[التوبة:۳۰]

اور جو یہود و نصاریٰ کو کافر نہ مانے خود کافر ہے جیسا کہ امام علامہ قاضی عیاض قدس سرہ ''شفا شریف'' میں فرماتے ہیں : الإجماع على كفر من لم يكفر أحداً من النصارى واليهود و كلّ من فارق دين المسلمين أو وقف فى تكفيرهم أو شك، قال القاضي أبو بكر: لأن التوقيف والإجماع اتفقا على كفرهم فمن وقف فى ذلك فقد كذب النص والتوقيف أو شك فيه، والتكذيب والشك فيه لا يقع إلا من كافر۔ یعنی اجماع ہے اس کے کفر پر جو یہود و نصاریٰ یا مسلمانوں کے دین سے جدا ہونیوالے کو کافر نہ کہے یا اس کے کافر کہنے میں توقف کرے یا شک لائے، امام قاضی ابو بکر باقلانی نے اس کی وجہ یہ فرمائی کہ نصوص شرعیہ و اجماعِ امت ان لوگوں کے کفر پر متفق ہیں تو جو ان کے کفر میں توقف کرتا ہے وہ نص و شریعت کی تکذیب کرتا ہے یا اس میں شک رکھتا ہے اور یہ امر کافر ہی سے صادر ہوتا ہے۔

اسی میں ہے: كفر من لم يكفر من دان بغير ملة الإسلام أو وقف فيهم أو شك أو صحح مذهبهم وإن أظهر الإسلام واعتقد إبطال كل مذهب سواه فهو كافر بإظهار ما أظهر من خلاف ذلك، اھ ملخصاً۔

یعنی خود کافر ہے جو ان لوگوں کو کافر نہ کہے جو غیر ملت اسلام کا اعتقاد رکھتے ہیں یا ان کے کفر میں شک لائے یا ان کے مذہب کو ٹھیک بتائے اگرچہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا اور مذہب اسلام کی حقانیت اور اس کے سوا سب مذہبوں کے بطلان کا اعتقاد ظاہر کرتا ہو کہ اس نے بعض منکر ضروریات دین کو جب کہ کافر نہ جانا تو اپنے اس اظہار کے خلاف اظہار کر چکا۔
[الفتاوى الرضوية''، ج۱۵، ص۴۴۳-۴۴۴]

بلکہ جو قطعی کافر کے عذاب میں شک بھی کرے کافر ہے۔ جیسا کہ در مختار میں ہے کہ من شك فى عذابه وكفره فقد كفر۔ جس نے کافر کے عذاب اور کفر میں شک کیا تو وہ بلا شبہ کافر ہو گیا۔

(''الدر المختار''، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص۳۵٦-۳۵۷)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لانے کے بعد ہر ایک کو آپ پر ایمان لانا لازمی اور ضروری ہے۔ اگر کوئی یہودی یا نصرانی حضرت عیسیٰ یا حضرت عزیر علیہما السلام کو اللہ عزوجل کا بیٹا نہ بھی کہتا ہو اس کے باوجود بھی اگر وہ نبی اکرم خاتم النبیین حبیبِ کبریاء محمد مصطفیٰ پر دل وجان سے ایمان نہیں لاتا تو وہ کافر ہی ہے۔ کیونکہ ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے تو سردارِ انبیاء کا انکار کیونکر کفر نہ ہوگا بالکل کفر اعظم ہوگا، اور ضرور ہوگا۔

پیارے بھائی حدیث صحیح میں آیا، جس پر سب مسلمانوں نے سر جھکایا اور میرے اور تیرے آقا، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود فرمایا۔"وَالَّذِى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لاَ يَسْمَعُ بِى أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ يَهُودِىٌّ وَلاَ نَصْرَانِىٌّ

ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلاَّ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ" اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے اس امت میں کوئی ایسا یہودی یا نصرانی نہیں کہ وہ میری نبوت کی خبر سنے اور میرے پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ ضرور جہنم میں جائے گا۔

[**الصحیح المسلم**، باب وجوب الإیمان برسالۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم إلی جمیع الناس ونسخ الملل بملتہ، رقم ۱۵۳]

دیکھ اے مسلمان کہ حدیثِ صحیح کس طرح واضح فرما رہی ہے کہ یہود اور نصاری میں ہر کوئی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی خبر کو سنے اور آپ پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو ضرور جہنم میں جائے گا۔ پتا چلا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ورسالت کی خبر سننے کے بعد ہر غیر مسلم پر نبی اکرم صلی اللہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا جنت میں جانے کے لیے ضروری ضروری نہایت ضروری ہے بغیر اس کے صرف جہنم ہی ٹھکانا ہے۔[انظر شرحہ فی المرقاۃ شرح مشکوۃ لملاعلی قاری]

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم «كل أمتي يدخلون الجنة إلا من أبى، قيل: ومن يأبى يا رسول الله؟ قال: من أطاعني دخل الجنة، ومن عصاني فقد أبى»

[أخرجه البخاري في الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم برقم (7280)]

اور یہ دونوں احادیث مبارکہ اور اس کے علاوہ درجنوں مزید احادیث اس کے خلاف بھی حجت ہے جو پیرِ ضال و مضل ہے اور تھوڑی شہرت کی خاطر بک کر یوں بکتا ہے کہ آج کے یہود ونصاری جنت میں جائیں گے اگرچہ وہ اسلام نہ قبول کریں کیونکہ اسلام ان کے سامنے ایک دہشت گرد مذہب کے طور پر پیش کیا گیا۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ یہ کس حدیث میں آیا اور کہاں سے ثابت ہوا یا معاذاللہ امریکہ میں کسی نئی وحی کا نزول شروع ہوا جو قرآن وسنت کی صریح نصوص کے خلاف ہے۔ حدیث میں تو صرف اتنا آیا کہ جو میرے نبوت کے دعوے کو سننے کے بعد اسلام نہ لائے وہ ضرور جہنمی ہے۔ اور آج یہ بات تو پوری دنیا میں پہنچ چکی اور حجت اللہ قائم ہو چکی۔ اس کے باوجود بھی اگر کوئی یہودی یا نصرانی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لاتا وہ کیونکر جنت میں جائے گا۔ کچھ لوگ اس بات پر امام غزالی کی عبارت سے دلیل پکڑتے ہیں اور جان بوجھ کر حق سے منہ پھیرتے ہیں۔ اب ان کی وہ عبارت اور اس کا جواب پیش کیا جاتا ہے۔

فیصل التفرقہ سے امام غزالی کی عبارت: جن کافروں تک دعوت اسلام نہیں پہنچی ان کی تین قسمیں بیان کرتے ہوئے امام غزالی فرماتے ہیں۔صنف لم یبلغھم اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصلا فھم معذورون و صنف بلغھم اسمہ و نعتہ وماظہر علیہ من المعجزات وھم المجاورون لبلاد الاسلام و المخالطون لھم وھم الکفار الملحدون وصنف ثالث بین الدرجتین بلغ اسم محمد ولم یبلغھم نعتہ وصفتہ بل سمعوا ایضا منذ الصبا ان کذابا ملبسا اسمہ محمد ادعی النبوۃ کماسمع صبیاننا ان کذابا یقال لہ المقفع تحدّی بالنبوۃ کاذبافھولاء عندی فی معنی الصنف الاول۔پہلی قسم جن تک نامِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی نہ پہنچا وہ تو معذور ہیں۔دوسری قسم جن تک سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم و نعت پہنچی اور جن پر معجزاتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوگئے وہ پھر بھی ایمان نہ لائیں تو وہ ملحد کافر اور پکے جہنمی۔ تیسری قسم جن تک نامِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پہنچا مگر آپ کی نعت اور صفات عالیہ ان تک نہ پہنچی تو میرے نزدیک یہ بھی پہلی قسم کے قبیل سے ہیں۔

[فیصل التفرقۃ بین الاسلام والزندقۃ ص ۸۴]

امام غزالی کی بیان کردہ تیسری قسم سے یہ سمجھا گیا کہ اگر کسی یہودی یا نصرانی تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی خبر پہنچی مگر اسے جھوٹ بول کر بُری بنا کر پیش کیا گیا [جیسا کہ آج کل اسلام کو دہشت گرد بنا کر پیش کیا جارہاہے] تو اگر اس خبر کو پانے والا اسلام لائے بغیر اپنے مذہب پر قائم مر جائے تو وہ جنت میں جائے گا۔نعوذ باللہ من ذالک۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن المستند المعتمد میں امام غزالی علیہ الرحمۃ کی طرف منسوب غلط فکر کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ **رحم مولانا الامام القاضی ورحمنابہ یوم القضاء والتقاضی اما الامام الغزالی فبریءعمافھم من کلامہ**۔ اللہ عزوجل قاضی عیاض علیہ الرحمۃ پر رحم فرمائے جنہوں نے امام غزالی علیہ الرحمۃ کی طرف غلطی سے ایسی بات منسوب کی جس سے آپ علیہ الرحمۃ بری ہیں جو قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے کلام سے سمجھی گئی۔پہلی بات تو یہ کہ اس عبارت "صنف ثالث" سے وہ کچھ ثابت ہی نہیں ہوتا جو کچھ امام غزالی کی طرف منسوب کیا گیا۔

امام ابن حجر مکی الصواعق میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت لکھ کر فرمایا۔ یہ امام غزالی کی طرف منسوب جھوٹ ہے ہے کیونکہ وصرح الغزالی فی کتابہ "الاقتصاد" بمایردہ وعبارتہ التی اشار الیھا المصنف علی تقدیر کونھا عبارتہ والا فقد دس علیہ فی کتبہ عبارات حسدا لاتفید مافھمہ المصنف ولاتقرب ماذکرہ۔ آپ کی عبارت کا معنیٰ [جو ہم نے اوپر ذکر کر دیا] سمجھا کر کہا کہ امام غزالی نے اپنی کتاب الاقتصاد میں اس بات کی صراحت فرمائی جو اس بات کا رد کرتی ہے یہ تاویل اس صورت میں ہے کہ جب یہ ان کی عبارت ہو ورنہ امام غزالی کی کتابوں میں بہت سی باتیں ازراہِ حسد خفیہ طور پر شامل کر دی گئی ہیں اور جو مصنف علیہ الرحمۃ نے سمجھا اور جو معنیٰ ذکر کیا امام غزالی کی عبارت اس کے قریب بھی نہیں ہے۔ اور آگے امام غزالی کی وہی عبارت نقل کی جو ہم نے اوپر بیان کی کہ وصنف ثالث بین الدرجتین بلغ اسم محمد ولم یبلغھم مبعثہ ولا صفتہ بل سمعوا بہ۔۔ فھولاء عندی فی معنی الصنف الاول" ۔ تیسری قسم جن تک نامِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پہنچا مگر آپ کا نبی ہو کر مبعوث ہونا اور آپ کی صفات عالیہ ان تک نہ پہنچی تو میرے نزدیک یہ بھی پہلی قسم کے قبیل سے ہیں۔ اس کے بعد امام ابن حجر فرماتے ہیں کہ اب امام غزالی کے کلام میں غور کرو تو تم یہ پاوگے کہ انھوں نے ایسے لوگوں کو صرف اس لیے معذور جانا کہ ان تک دعوت اسلام نہ پہنچی "وھذا لاینحو منحی ماذکرہ المصنف" اور یہ اس طور پر نہیں جس کو مصنف نے ذکر کیا۔

[الصواعق المحرقہ]

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن مزید فرماتے ہیں کہ علام خفاجی نے شرح نسیم الریاض میں شرح جدید سے نقل کیا کہ صاحب شرح جدید نے علامہ قاضی عیاض کے کلام کے بعد فرمایا کہ "ھذا الکلام غیر سدید والغزالی بریٔ من مثلہ والذی فی کتابہ التفرقۃ خلافہ" یہ کلام صحیح نہیں اور امام غزالی اس سے بری ہیں اور کتاب التفرقہ میں جو کچھ ہے وہ اس کے برخلاف ہے تو امام غزالی علیہ الرحمۃ کی طرف اس چیز کی کیسے نسبت کی جا سکتی جن پر ان کا سخت انکار موجود ہے۔ اس کے بعد امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ اسی نسیم الریاض سے وہ واقعہ درج فرماتے ہیں، جس میں موجود ہے کہ امام غزالی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک سوال کیا تو آپ نے دس جواب دیئے جس سے بارگاہ رسالت میں امام غزالی کا مقام واضح ہوتا ہے۔ اور آپ مزید فرماتے ہیں کہ اسی نسیم الریاض میں ہے کہ "وقد رای بعض المشائخ الغزالی بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یشکو من شخص طعن فیہ فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بضربہ بالسیاط فانتبہ وبہ اثر الضرب والمہ" بعض مشائخ نے امام غزالی کو رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دیکھا تو امام غزالی ایسے شخص کی شکایت کر رہے تھے جس نے اس معاملہ میں امام غزالی علیہ الرحمۃ پر طعن کیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کوڑوں سے مارنے کا حکم فرمایا جب وہ اٹھا تو اس پر کوڑوں کے نشانات موجود تھے اور درد محسوس ہو رہا تھا

[المستند المعتمد عربی خاتمہ ص ۲۱۶]

اب ان عبارات سے معلوم ہوا کہ امام غزالی کی جس عبارت کو دلیل کے طور پر پیش کیا گیا وہ امام غزالی کی نہیں ہے۔ جو عبارت امام غزالی کی ہے اس میں تحریف کی گئی اور اس سے غلط معنی مراد لیا گیا۔

فیصل التفرقہ پر ایک نظر: امام غزالی کی جس کتاب کی عبارت سے ایک نیا عقیدہ گڑھا گیا اسی کتاب میں امام غزالی کی اس صریح عبارت سے کیوں صرفِ نظر کیا گیا؟ جس میں امام غزالی علیہ الرحمۃ نے موجودہ یہود و نصاری کے کفر پر مہر ثبت فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں۔ الکفر هو تکذیب الرسول فی شیء مماجاء بہ والایمان تصدیقہ فی جمیع ماجاء بہ فالیہودی والنصرانی کافران لتکذیبهماللرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلانا کسی بھی ایسی چیز میں جس کو وہ لائے کفر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر لائی چیز کی تصدیق کرنا ایمان ہے۔ اور یہودی و نصرانی کافر ہیں کیونکہ وہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلاتے ہیں۔

[فیصل التفرقۃ بین الاسلام والزندقۃ ص ۲۵]

اور بر سبیل محال اگر امام غزالی علیہ الرحمۃ کی ایسی عبارت ہوتی بھی تو کیا قران حدیث کی صریح نصوص کے خلاف بس صرف قولِ امام غزالی پر اپنے عقیدہ کی بنیاد رکھنا کسی عاقل سے متصور نہیں۔ جب کہ قرآن وحدیث صراحت کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے بغیر ہر راستہ کو بند کر چکے اور آپ کی رسالت عامہ کو بیان کر چکے تو پھر ماوشما کو کس طرح اس میں کلام کی کوئی مجال باقی ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت عامہ:

اور اب ہر غیر مسلم کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا ضروری کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت رسالتِ عامہ ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود ونصاری بلکہ تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا: تم فرماؤاے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں۔

[الاعراف:۱۵۸]

یہ آیت سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وسلم کے عُمومِ رسالت کی دلیل ہے کہ آپ تمام خَلق کے رسول ہیں اور کُل جہاں آپ کی اُمّت ہے۔مزید بخاری شریف میں ہے کہ « كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً » **یعنی ہر نبی کسی خاص قوم کی طرف بھیجا گیا مگر مجھے تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا۔**

[**الصحیح البخاری باب التَّيَمُّمِ برقم** 335]

وقال: « كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ » ہر نبی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں ہر سُرخ وسیاہ آدمی کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔

[الصحیح المسلم برقم 521]

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ :اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے [سبأ:۲۸] **تفسیر خزائن العرفان میں ہے کہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت عامّہ ہے تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں گورے ہوں یا کالے، عربی ہوں یا عجمی، پہلے ہوں یا پچھلے سب کے لئے آپ رسول ہیں اور وہ سب آپ کے اُمّتی۔ حدیث میں سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائلِ مخصوصہ کا بیان ہے جن میں سے ایک آپ کی رسالتِ عامّہ ہے جو تمام جن وانس کو شامل ہے خلاصہ یہ کہ حضور سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام خَلق کے رسول ہیں اور یہ مرتبہ خاص آپ کا ہے جو قرآنِ کریم کی آیات اور احادیثِ کثیرہ سے ثابت ہے سورۂ فرقان کی ابتداء میں بھی اس کا بیان گزر چکا ہے۔ (خازن)

اور مسلم شریف میں ہے کہ "وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ" **میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور مجھ پر انبیاء کے سلسلے کو ختم کر دیا گیا ہے۔**

[الصحیح المسلم برقم 526]

شریعت اسلامیہ تمام شرائع کے لیے ناسخ ہے:

ہر یہودی، نصرانی اور ہر غیر مسلم جو پچھلی شرائع کی پیروی کرنے والے ہیں ان کو پیغامِ اسلام پہنچنے کے بعد اسلام قبول کرنا اس لیے بھی ضروری کہ حبیب کبریاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت تمام پچھلی شرائع کی ناسخ ہے اور

اب آپ کی شریعت کے علاوہ سب منسوخ ہیں۔ان کا دین دینِ اسلام ہے،اللہ عزوجل نے اسلام کو ہی آخری دین قرار دیا ۔ اللہ عزوجل خود فرماتا ہے۔ اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَـكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَـكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا :آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

[المائدہ : ۳]

دیکھو کہ اللہ عزوجل کیسے واضح طور پر فرمارہا ہے کہ بس میں نے دین اسلام پوری کائنات کے لیے پسند کر لیا ہے۔اب یہی دین دین ہے۔اور اسی میں نجات ہے اور جو اسلام کے آنے کے بعد اس کے علاوہ کسی اور دین پر چلے وہ پکا جہنمی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی خود فرماتا ہے۔ وَمَنۡ يَّبۡتَغِ غَيۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِيۡنًا فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡهُ‌ ۚ وَهُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ :اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہر گز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے [کافروں میں سے ہوگا]۔

[آلِ عمران : ۸۵]

پتا چلا کہ اسلام کے آنے کے بعد کسی یہودی ، نصرانی یا کسی غیر مسلم کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کا پیروکار بنے،ایسا کرے گا تو ضرور جہنمی ہے۔

اعتراض:قرآن میں تو آیا کہ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٔـيۡنَ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ: بیشک ایمان والے نیز یہودیوں اور نصرانیوں اور ستارہ پرستوں میں سے وہ کہ سچے دل سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں اور نیک کام کریں ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔

اس آیت سے پتا چلا کہ یہود و نصاری کا صرف اللہ پر ایمان لانا اور عمل صالح کرنا حصولِ نجات کے لیے ضروری ہے اور نجات پانے کے لیے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کا اس آیت میں ذکر نہیں ہوا۔

جواب: اسباب النزول کی کتب اس پر شاہد ہیں کہ یہ آیت کریمہ سلمان فاری اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالی عنہم کے بارے میں نازل ہوئی۔ ابن جریر وابن ابی حاتم نے سدی سے روایت کی کہ یہ آیت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی۔

[لباب النقول لاسباب النزول]

بتایا جائے کیا وہ صرف اللہ عزوجل پر ایمان لائے تھے یا اللہ اور اس کے رسول دونوں پر۔

دوسرا یہ کہ ایمان باللہ بھی وہی معتبر ہے جس میں تصدیقِ رسول اللہ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ ہر ضرورت دینی کی تصدیق پائی جاتی ہو۔ اس پر تمام کتب عقائد واضح شاہد ودلیل ہیں جن میں لکھا ہے کہ فلا بد من الإيمان بالله الذي يستلزم تصديق رسله وخاتمهم محمد صلى الله عليه وسلم، فلم يقبل منهم الإيمان إلا بشرط وهو التصديق بما جاءت به الرسل. **[کتب العقائد]**

ثم إن حجة الله قائمة الآن، فكتاب الله تعالى محفوظ، وقد تُرجم وفُسِّر بكل اللغات، وانتشر الإسلام وبلغ أَقصى الأرض وأَدناها بالالكيترونک ميديا و بغيرها ولم يبق لأحد عذر، حيث إن دين الإسلام مشهور معروف ولا يحتاج إلى زيادة تَعَلُّم وقد شوهِدَ أنه دين الفطرة التي فطرَ الله الناس عليها، فمن لم يتبعه مع سماعه بالاسلام فهو من أهل النار، ومن لم يبلغه ولم يسمع به فهو كأهل الفترات يحكم الله فيهم بما يشاء۔

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ ابوالحسن محمد قاسم ضیاء قادری

مفتی شمس الہدی مصباحی
قد صح الجواب

Question:

What do the ‘ulama` say regarding the entry of the disbelievers into Jahannam. Will all the disbelievers enter it and are the christians and jews of this time disbelievers? Secondly what is the verdict concerning those disbelivers that the message of Islām has reached but not in the form that Islām is a beautiful way of life rather they have received the notion that Islām is a religion which teaches terrorism. If such disbelievers do not embrace Islām will they attain salvation and is it valid to put forward the book ‘Faysal al-Tafriqah’ as a proof in this matter?

Answer:

بسم الله الرحمن الرحيم
الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَهاب اللهم هداية الحَق و الصواب

All our books of 'Aqā'id and all the 'ulamā of the ummah agree upon this that if any of the disbelievers die upon disbelief they will enter Jahannam eternally, forever. This is because no kufr (disbelief) will be forgiven. Apart from disbelief, all other sins are subject to the Divine Will of Allāh in that He Will forgive them for whomsoever He chooses. Whosoever declares a disbeliever after his death to be a person of Jannah, or supplicates for him, or says that an apostate (murtadd) is one who has received mercy or forgiveness, then that person himself becomes a disbeliever. The jews and christians of this time are definitely disbelievers and if they pass away and do not embrace Islām they will enter Jahannam forever. This is because the message of Islām has reached them through the media and other means. Even though false, corrupted reports about Islām also reach them this will not absolve them from having to embrace Islām.

Whichever disbelievers pass away upon kufr they will enter Jahnnam forever eternally. My dear Muslim brother your Lord the Most Generous says in the Qur'ān:

"Those who disbelieved and died as infidels, there shall never be accepted an earth full of gold from anyone of them, though he offers it in ransom for himself. There is painful torment for them, and they have no helpers."

[آلِ عمران: ۹۱]

In 'Tafsīr Khazā'in al-'Irfān' it is mentioned: meaning that punishment is binding for the disbelievers and there is no path of escape from that. As for the christians of this time who believe in the trinity, Allāh says in the Qur'ān regarding them and all disbelievers:

"And for the infidels the boiling drink and painful torment, the recompense of their infidelity."

[يونس:۴]

From these verses it is clear that all the disbelievers will enter the fire and no disbeliever will be forgiven as Allāh mentions clearly:

"Verily Allāh does not forgive that partners are associated with Him and He forgives other than that for whomever He Wills."

[النساء:۴]

It should remain clear that what is meant by shirk here is kufr absolutely as is mentioned in the tafāsīr. It is mentioned in 'Tafsīr Rūh al-Bayān':

"Allāh does not forgive the one characterized by shirk without his repentance and bringing about imān. This is because the legal wisdom necessitates closing the door of disbelief and the possibility of it being forgiven without bringing about imān is from that which opens the door to kufr. Thus whosoever does not have imān then nothing from disbelief and disobedience is forgiven for him."

[تفسیرروح‌البیان،ج۲،ص۲۱۸]

In one place in 'Tafsīr Rūh al-Ma'ānī' it is mentioned:

“Shirk is in the meaning of the belief that Allāh has a partner either in His Divinity or Lordship and the meaning of Kufr absolutely, and that [the meaning of kufr] is what is intended here.”

[روح المعاني ج٥ص٦٨]

It is mentioned in ‘Umdah al-Qārī’:

“The intended meaning of Shirk in this ayah is Kufr because whoever for example denied the Prophethood of the Prophet Muhammad (may the peace and blessings of Allāh be upon him) is a kāfir even if he did not associate a partner with Allāh. Forgiveness is negated in relation to such a person without any difference of opinion.

[عمدة القارى شرح صحيح البخاري ج ١ ص ٣٠٥]

It is mentioned in the relied upon ‘Aqā’id work of the Muslims‘Sharh al-‘Aqā’id al-Nasafiyyah’ with the supercommentary of ‘Isam al-Dīn:

“Shirk with Allāh – the intended meaning is kufr absolutely.”

[شرح العقائد النسفية ص١٠٧ـ١٠٨ مع حاشية عصام الدين ج٢، ص٢١٨]

It is mentioned in Bahār e Sharī’at that deeming Muslims as Muslims and disbelievers as disbelievers is from Darūriyāt al-Dīn (that which is necessarily known from the Dīn). Even though one cannot have certainty about the ending of a specific person upon Imān or, we seek refuge with Allāh, upon disbelief unless there is an evidence from the Sharī’ah about the state of his ending, however this does not mean that the kufr of a person who did something which is definitely kufr should be doubted. This is because doubting in the disbelief of a definite disbeliever causes a person to become a disbeliever himself.

[بہار شریعت حصہ ا ص۱۸۵]

The christians and jews of this age are disbelievers

There is agreement upon the christians and jews of today being disbelievers as the jews of this age hold Sayyidunā ‘Uzayr (may the peace of Allāh be upon him) and the christians hold Sayyidunā ‘Isā (may the peace of Allāh be upon him) to be sons of Allāh (The Most Transcendent). The christians also believe in the doctrine of the trinity which itself is clear kufr. Further to this, the denial of our Noble Prophet Muhammad (may the peace and blessings of Allāh be upon him) is clear kufr and believing in him (may the peace and blessings of Allāh be upon him) is the greatest of obligations upon every jew and christian.

My dear brother your Lord states in the Qur’ān:

“Undoubtedly, those are infidels who say, 'Allah is third of the three Gods; and there is no God but the one God. And if they desist not from what they say, then a painful torment shall surely befall to those who will die as infidels.”

[المائدہ:۷۳]

Allāh also says:

“And the Jews, said "Uzair is the son of Allah" and the Christians said 'al-Masih (the Prophet Isā) is the son of Allah' These things, they utter with their mouths. They imitate the sayings of the infidels before them. Allah assail them, whither they are perverting?”

[التوبة:۳۰]

It is necessary for every person to believe in the Chosen Prophet Muhammad (may the peace and blessings of Allāh be upon him)

Whoever does not consider a disbeliever to be a disbeliever is himself a disbeliever. Imām Qādī ‘Iyād (may Allāh sanctify his secret) says in the noble ‘al-Shifā’:

“There is ijmā’ (consensus) upon the disbelief of one who does not deem someone from the christians and jews as a disbeliever and everyone who leaves Islām, or hesitates in declaring them disbelievers or doubts in their disbelief. Al-Qādī Abū Bakr [al-Bāqillānī] said: Because the Sharī’ah texts and consensus (ijmā’) concur upon their disbelief so whosoever hesitates in that has denied the Sharī’ah texts or doubted them and doubt and denial of these does not come except from a disbeliever.”

It is also mentioned in ‘al-Shifā’ that:

“The person who does not declare the one following a religion other than Islām as a disbeliever, or hesitates or doubts in his being a disbeliever or declares that false religion as being correct, has himself disbelieved, even if he outwardly manifests Islām and believes all religions other than it to be false. He is a disbeliever by manifesting that which opposes this.”

[الفتاوى الرضوية"، ج۱۵، ص۴۴۳-۴۴۴]

Whosoever even doubts in the punishment of a disbeliever is himself a disbeliever as is mentioned in al-Durr al-Mukhtār:

“Whosoever doubts in his disbelief and his punishment then he has indeed disbelieved himself.”

("الدرالمختار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص٣٥٦-٣٥٧)

And after the coming of the Prophet Muhammad (may the peace and blessings of Allāh be upon him) it is necessary for each and every person to believe in him(may the peace and blessings of Allāh

be upon him),.Even if a jew or christian does not commit the shirk of believing Sayyiduna Isā or Sayyiduna ‘Uzayr (may the peace of Allāh be upon them both) to be a son for Allāh, but he does not believe with complete heart and mind in the Seal of the Prophets the Beloved of Allāh the Chosen one Muhammad (may the peace and blessings of Allāh be upon him), he is still a disbeliever. This is because rejection of even one Prophet is disbelief so why will the rejection of the Leader of the Prophets (may the peace and blessings of Allāh be upon him), not be so, indeed necessarily it will be of the greatest of kufrs.

My dear brother it has come in a Sahīh Hadīth that the Muslims have wholeheartedly accepted that our Master the Noble Prophet Muhammad (may the peace and blessings of Allāh be upon him) said:

“Oath by the One in Whose Power lies the soul of Muhammad. No one from this ummah hears of me, jew or christian, then he dies without believing in what I was sent with except that he is from the people of the Fire.”

[صحيح مسلم، باب وجوب الإيمان برسالة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم إلى جميع الناس ونسخ الملل بملته، رقم ۱۵۳]

O Muslim look how clearly this authentic hadith is stating that whoever from the jews or christians hears of the Messenger (may the peace and blessings of Allāh be upon him) and then dies not having believed in him(may the peace and blessings of Allāh be upon him), then that person will definitely enter the fire. From this it becomes known that after hearing about the Prophethood and Messengership of the Noble Prophet (may the peace and blessings of Allāh be upon him) it is absolutely definitely necessary for every non Muslim to believe in the Noble Prophet (may the peace and

blessings of Allāh be upon him) in order to enter Jannah otherwise without this belief Jahannam is the only abode.

[انظر شرحه في المرقاة شرح مشكوة لملا على قارى]

The Messenger of Allāh (may the peace and blessings of Allāh be upon him) said:

“All my ummah will enter Jannah except the one who refuses.” It was said ‘and who refuses O Messenger of Allāh? He said:“Whoever obeys me enters Jannah and whoever disobeys me has indeed refused”

[أخرجه البخاري في الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم برقم (7280)]

These two blessed ahadīth and numerous others are also proof against the one, who is a misguided and misguiding self professed spiritual leader. He sells himself for some small fame and utters such nonsense that the jews and christians of today will enter Jannah, even if they do not embrace Islām because Islām is presented before them as a religion of terrorism.We seek refuge with Allah from that! – In which hadith is this mentioned and from where is it established!!?? Allāh Forbid!! Did a new revelation begin to descend in America that goes against the clear texts of the Qur’ān and Sunnah!!??

The hadīth has mentioned this much, that after hearing about the Nubuwwah of the Prophet Muhammad (may the peace and blessings of Allāh be upon him) whoever does not embrace Islām he is certainly a person of the Fire. This affair has in this time reached the entire world and Allāh’s proof has been established. So if a jew or christian despite this does not believe in Allāh and His

Messenger (may the peace and blessings of Allāh be upon him) how will he enter Jannah?

Some people in this matter try to take as evidence the statement of al-Imām al-Ghazzālī (may Allāh cover him in Mercy). The statement and its reply will now be presented.

The statement of al-Imām al-Ghazzālī (may Allāh cover him in Mercy).

Mentioning the three categories of the disbelievers whom the call of Islām has not reached he says:

[1] A party that even the name of the Prophet Muhammad (may the peace and blessings of Allāh be upon him) never reached them so these people are excused. [2] A party that the name, description and what manifested from the miracles of the Prophet Muhammad (may the peace and blessings of Allāh) reached them, they are those living adjacent to the lands of Islām and in contact with the Muslims and they are the disbelieving infidels. [3] A third party between the two poles whom the name of the Prophet Muhammad (may the peace and blessings of Allāh reached them but his description, characteristics did not, So these according to me are in the meaning of the first party.

[فيصل التفرقة بين الاسلام والزندقة ص ٨٤]

It has been understood by some from al-Imām al-Ghazzāli’s (may Allāh shower him with mercy) third mentioned category that if the news of the Prophethood of the Noble Prophet Muhammad (may the peace and blessings of Allāh be upon him) reached any jew or christian but it reached him with falsehood and was projected in a

bad way, (like the way Islām is being projected as a terrorist religion in our time) then if this person died clinging to his religion without embracing Islām, he will enter Jannah. We seek refuge with Allāh from that!

The Imām of the Ahl al-Sunnah Ahmad Ridā Khān (may Allāh cover him with mercy) replying to the incorrect concept attributed to al-Imām al-Ghazzālī (may Allāh cover him with mercy) states in al-Mustanad al-Mu'tamad:

"May Allāh have mercy on our Master al-Imām al-Qādī ['Iyād] and have mercy on us by virtue of him on the Day of Judgement, as for al-Imām al-Ghazzālī (may Allāh cover him with mercy), then he is innocent of that which he understood from his statement. The first matter is that whatever has been incorrectly attributed to al-Imām al-Ghazzālī (may Allāh cover him with mercy) based on his statement regarding "the third party" cannot be established from that statement itself.

Al-Imām ibn Hajar al-Makkī (may Allāh cover him with mercy) after mentioning al-Imām al-Ghazzālī's (may Allāh cover him with mercy) statement in 'al-Sawā'iq' says: "This which is attributed to al-Imām al-Ghazzālī is falsehood because he clearly mentioned in his work 'al-Iqtisād' that which refutes this and the statement that the author indicates towards, if we are to suppose it is his actual statement, as statements have been maliciously inserted into his works out of envy, then the statement itself does not give the meaning that the author has understood from it, nor does it come close to it. He then mentions the statement of al-Imām al-Ghazzālī (may Allāh cover him with mercy) that has been mentioned above:

“A third party between the two levels mentioned whom the name of the Prophet Muhammad (may the peace and blessings of Allāh reached them but his description, characteristics and his sending forth as a Messenger did not, rather they heard*……. So these according to me are in the meaning of the first party.”

After this Imām ibn Hajar al-Makkī (may Allāh cover him with mercy) says that if you investigate al-Imām al-Ghazzālī’s (may Allāh cover him with mercy) statement you will find that he considered those people excused because the call of Islām did not reach them and this is not in the way that author has mentioned.

[الصواعق المحرقه]

Imām Ahl al-Sunnah Ahmad Ridā Khān (may Allāh cover him in mercy) further states that ‘Allāmah Khafājī has related in ‘Sharh Nasīm al-Riyād’ from ‘Sharh Jadīd’ that the author of the latter mentioned after Qādī ‘Iyād’s words, “This statement isn’t correct and Imām al-Ghazzālī is innocent from the like of this and that which is in his book ‘al-Tafriqah’ is opposite to it.” So how can such a thing be attributed to the Imām when there exists severe rejection from him upon it?

After this Imām Ahl al-Sunnah Ahmad Ridā Khān (may Allāh cover him in mercy) relates that occurrence which is relatedin ‘Nasīm al-Riyād’ in which Sayyidunā Mūsā (may the peace of Allāh be upon him) asked Imām al-Ghazzalī a question and he replied with ten answers which shows the rank of Imām al-Ghazzālī in the court of the Messengers (may the peace of Allāh be upon them).He relates that it is further mentioned in Nasīm al-Riyād that “Some of the mashā’ikh saw Imam al-Ghazzālī before the Messenger of Allāh

(may the peace and blessings of Allāh be upon him) complaining about a person criticizing him so the Messenger of Allāh (may the peace and blessings of Allāh be upon him) ordered that the person be whipped, so that person awoke with the signs of whipping and its pain."

[المستند المعتمد عربي خاتمه ص ٢١٦]

Thus it is apparent from these statements that the statement attributed to Imām al-Ghazzālī (may Allāh cover him in mercy) which has been put forward as an evidence isn't actually his statement. His original statement has been distorted and a wrong meaning has been extracted from that.

A discerning glance at 'Fasysal al-Tafriqah'

Why, in the very same book of Imām al-Ghazzālī (may Allāh cover him in mercy), whose alleged statement has been used to put forward a newly fabricated belief, has the explicitly clear statement of the Imām been completely ignored? The statement in which he has emphatically affirmed that the jews and christians of the age are disbelievers. He states: "Kufr is the denial of the Messenger (may the peace and blessings of Allāh be upon him) in anything from that which he came with and Imān is belief in everything he came with. Thus the jew and christian are disbelievers because of their denial of the Messenger of Allāh (may the peace and blessings of Allāh be upon him)."

[فيصل التفرقة بين الاسلام والزندقة ص ٢٥]

Even if the impossible is supposed and Imām al-Ghazzālī made such a wrong statement it is not imagined that a person of intellect

would base his belief on a statement of the Imām going against the explicitly clear texts of the Qur'ān and Sunnah. Whereas the Qur'ān and Sunnah have explicitly closed every pathway other than Imān upon the Noble Prophet Muhammad (may the peace and blessings of Allāh be upon him) and have explained the absolute universality of his Messengership then how can there be any room left for anyone to speak otherwise in this matter.

The Universality of the Messengership of the Noble Prophet (may the peace and blessings of Allāh be upon him)

It is necessary now for each and every non-Muslim to believe in the Noble Prophet (may the peace and blessings of Allāh be upon him) as his(may the peace and blessings of Allāh be upon him), messengership is universal. He(may the peace and blessings of Allāh be upon him), has been sent as a Prophet and Messenger not only to the jews and christians but in fact to all of creation.

"Say you, 'O mankind, I am the Messenger from Allah to you all."

[الاعراف:١٥٨]

This verse is proof of the universality of the Messengership of the Leader of creation, the Prophet Muhammad (may the peace and blessings of Allāh be upon him). He(may the peace and blessings of Allāh be upon him), is the Messenger to all creation and they are all his ummah. It is mentioned in al-Bukhārī:

"A Prophet would be sent to his people specifically and I have been sent to all mankind unrestrictedly."

[صحيح البخارى باب التَيَمُمِ برقم 335]

He also said:

“Each Prophet was sent to his people specifically and I have been sent to every red and black.”

[صحيح المسلم برقم 521]

“And O beloved! We sent not you but with Messengership encircling all of mankind”

[سبأ:٢٨]

In Tafsīr ‘Khazā’in al-‘Irfān’it is mentioned that it is learnt from this verse that the Messengership of the Leader of creation the Prophet Muhammad (may the peace and blessings of Allāh be upon him) is universal and all of humankind is within its encirclement whether white or black, arab or non-arab, earlier or later. He(may the peace and blessings of Allāh be upon him), is the Messenger for all of them and they are all his ummah. The specific virtues of the Prophet Muhammad (may the peace and blessings of Allāh be upon him) are mentioned in ahādīth from amongst which is his(may the peace and blessings of Allāh be upon him), universal Messengership which includes all mankind and jinn. In summary the Prophet Muhammad (may the peace and blessings of Allāh be upon him) is the Messenger for all creation and this rank is specific to him (may the peace and blessings of Allāh be upon him), which is established from many Qur’anic verses and Ahādīth. The explanation of this has also passed at the beginning of Sūrah Furqān.

[خازن]

It is mentioned in Sahīh Muslim:

“I was sent to all creation and Prophethood was ended upon me.”

[صحيح مسلم برقم 526]

The Islamic Sharīʼah abrogates all previous Sharīʼahs

Every jew and christian and every non-Muslim who follows the previous sharīʼahs must accept Islām after it's message reaches them because the Sharīʼah of the the Beloved of Allāh the Chosen One the Prophet Muhammad (may the peace and blessings of Allāh be upon him) abrogates all the preceding Sharīʼahs so apart from his Sharīʼah all others are abrogated. Their Dīn is Islām. Allāh has ordained Islām as the final Dīn:

"This day I have perfected your religion for you and completed My favour upon you and have chosen Islam as religion for you."

[المائدہ: ۳]

Note how Allāh (Most Transcendent is He) has clearly mentioned that He Has chosen Islām as the way of life for all creation. This is only way of life now, in it alone is salvation. Whosoever follows any other way of life after the coming of Islām is a definite dweller of the Fire as Allāh has mentioned:

"And whoso will desire for a religion other than Islam that shall never be accepted from him and in the next world he shall be among the losers."

[آلِ عمران: ۸۵]

It is known then that after the coming of Islām there is no right for any jew or christian or any non-Muslim that he be a follower of any other way of life and if he does so he is a confirmed dweller of theFire.

An objection

It is mentioned in the Qur'ān:

"Surely, those who believed, and the Jews and the Christians and the Sabians, whoever have faith with true hearts in Allah and in the Lastday and do good deeds, their reward is with their Lord, and there shall be no fear for them nor any grief."

[Sūrah al-Baqarah Verse 62]

It is understood from this verse that the jews and christians by only believing in Allāh and doing righteous action necessarily attain to salvation and that believing in the Chosen One the Prophet Muhammad (may the peace and blessings of Allāh be upon him) in order to attain salvation has not been mentioned here in this verse.

Answering the Objection.

The books of Asbāb al-Nuzūl (cirmustances of the Revelation) are a witness to this noble verse being revealed concerning Sayyiduna Salmān al-Fārisī and his companions (may Allāh be pleased with them). Ibn Jarīr and ibn abī Hātim relate from Suddī that this verse was revealed in the right of the companions of Sayyiduna Salmān (may Allāh be pleased with him)

[لباب النقول لاسباب النزول]

The question should be answered: Did they bring belief only in Allāh or did they believe in Allāh and His Messenger (may the peace and blessings of Allāh be upon him)?

Secondly, the belief in Allāh which is of consideration is that in which there is affirmation of the Messenger of Allāh the Chosen One the Prophet Muhammad Messenger (may the peace and

blessings of Allāh be upon him), in fact affirmation of every necessary matter of belief. All the books of 'Aqā'id are evidence for and witness to this. It is mentioned in them:

"It is necessary to have imān in Allāh which necessitates affirmation of His Messengers and the final one of them Muhammad (may the peace and blessings of Allāh be upon them). Belief from the people will not be accepted except with a conditionand that is affirmation of all that the Messengers came with."

[کتب العقائد]

Finally the Proof of Allāh is established now. The Book of Allāh is preserved, it has been translated and explained in all languages. Islām has spread and reached the closest and farthest parts of the world by electronic media and other than it and no excuse remains for anyone from the perspective that Islām is famous and well know and does not require further teaching. It has been witnessed that it is the way of life of the natural disposition that Allāh created people upon. So whoever does not follow Islām after hearing of it he is from the people of the Fire and whosoever Islām has not reached and he has not heard of it he is like the people of the interim time periods between the coming of the Prophets (may the peace of Allāh be upon them all). Allāh will judge them however He Wills.

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ ابوالحسن محمد قاسم ضیاء قادری

مفتی شمس الھدی مصباحی
قد صح الجواب